مدیر "پیغام صلح" کے نام

احسان الٰہی ظہیر

دشنام طراز کون؟

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

ہمارے نومبر کے مضمون "مدیر الفرقان ربوہ کے نام" پر تبصرہ کرتے ہوئے لاہوری مرزائیوں کا اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے:۔

"جمعیت اہلحدیث کی طرف سے ایک ماہنامہ ترجمان الحدیث کے نام سے لاہور سے شائع ہوتا ہے جس کے مدیر اعلیٰ جناب احسان الٰہی ظہیر ایم اے ہیں، جو مدینہ یونیورسٹی کے بھی فاضل ہیں۔ اس فضیلتِ علمی کے باوجود یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ جناب ظہیر صاحب دشنام طرازی میں ید طولٰے رکھتے ہیں۔ چنانچہ نومبر ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں مولوی ابوالعطا اللہ دتا مدیر "الفرقان" ربوہ کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے انیس صفحات پر مشتمل ایک مقالہ لکھا ہے جو شروع سے آخر تک گالیوں اور استہزاء سے بھرا ہوا ہے اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود اور تمام جماعت احمدیہ پر بلا استثناء، وہ لے دے کی گئی ہے کہ الامان۔

جہاں تک اس مضمون کے اصل مخاطب مولوی اللہ دتہ مدیر "الفرقان" کا تعلق ہے، وہی جو چاہیں اس کا جواب دیں۔ ہم صرف اس قدر عرض کریں گے کہ جماعت احمدیہ کی بدنامی اور مسیح موعود کو گالیاں دلوانے کی ذمہ داری انہیں کے سابق خلیفہ میاں محمود احمد پر عائد ہوتی ہے جن کے کردار کے بارہ میں ان کے مریدین کی کئی ایسی شہادتیں اس مضمون میں نقل کی گئی ہیں جنہیں پڑھنے سے شرم و حیا مانع ہے۔"

اس بات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے کہ لاہوری مرزائی پرچے نے کس طرح اشارۃً نہیں بلکہ صراحۃً قادیانی مرزائیوں پر چوٹ کی ہے اور اپنے امام میاں محمود احمد خلیفہ ربوہ کی سیاہ کاریوں کو ان رسوائیوں کا باعث ٹھہرایا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے امام اکبر مرزا غلام احمد کی ان "حسنات" کو گول کر گیا ہے جن کا مختصر سا تذکرہ ہم نے مذکورۃ الصدر مضمون میں کیا تھا۔

رہی بات — مدیر "ترجمان الحدیث" کے گالی دینے کی تو اس سلسلہ میں اس نے کچھ زیادتی اور کچھ کسرنفسی سے کام لیا ہے۔

اولاً: اس لیے کہ مدیر "ترجمان الحدیث" نے اپنے پورے مضمون میں کسی کو کوئی گالی نہیں دی بلکہ مرزائیت کے مقابل صرف آئینہ رکھ کے یہ کیا ہے ؎

آیا ہوں دل کے داغ نمایاں کیے ہوئے

ہاں یہ الگ بات ہے کہ بقول شخصے ؎

آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے

ثانیاً: ہم نے حسب سابق اس دفعہ بھی ابتدا نہیں کی بلکہ پہل مرزائیت کی جانب سے ہوئی اور "الفرقان" نے ہمارے خلاف ایک کمیونسٹ اخبار کی ایک انتہائی گندی اور بے اصل خبر نقل کی جس کی تردید بھی خود ہی وہ کمیونسٹ اخبار کر چکا تھا جس نے یہ من گھڑت اور جھوٹی خبر شائع کی تھی لیکن "الفرقان" اپنے اسلاف کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس تردید کو شیر مادر سمجھ کر پی گیا اور ایک بے بنیاد الزام کی بنیاد رکھ دی۔

ثالثاً: "پیغام صلح" نے مدیر "ترجمان الحدیث" پر دشنام طرازی کا الزام لگاتے ہوئے اپنے گھر کو بالکل فراموش کر دیا ہے کہ اس میں ید طولے اور امامت کا درجہ کوئی اور نہیں خود اس کے اکابر رکھتے ہیں اور خصوصاً اس کا مزعوم "مجدد" اور "مصلح موعود" مرزا غلام احمد تو اس بارہ میں اپنا کوئی نظیر اور مثیل نہیں رکھتا۔ چنانچہ آج کی صحبت میں آئینہ آپ کے مقابل ہے، خدارا دوسروں پر طعنہ توڑتے ہوئے اپنے گھر کو تو دیکھ لیا کرو ہم کب تک تمہیں تمہارے گھر کی خبروں سے باخبر بناتے رہیں

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے

نہ کھلتے رازِ سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بارہ میں یوں لن ترانیاں کی ہیں کہ:-

"لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعّان (لعنت کرنے والا) نہیں ہوتا" ۱

اور:-

"گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریق شرافت نہیں" ۲

نیز:-

"میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں" ۳

اور ان سب پر مستزاد:-

"خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا) کو تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا" ۴

اور:-

"کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو" ۵

اور آخر میں:-

"میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی" ۶

اتنی بڑائی اور اتنا دھنڈورہ ؎

اس قدر ناز ہے تمہیں گویا !
کوئی دنیا میں خوب رُو ہی نہیں !

---

۱ ازالہ اوہام ص ۶۶۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی
۲ اربعین نمبر ۴ ضمیمہ نمبر ۵ " " " "
۳ آسمانی فیصلہ ص ۹ " " " "
۴ اربعین نمبر ۳ ص ۴۴ " " " "
۵ کشتیٔ نوح ص ۱۱ " " " "
۶ مواہب الرحمن ص ۱۸ " " " "

لیکن جس دل کی شورشوں کے زمانہ میں تذکرے تھے ؎

جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا !

اپنے وقت کے مشہور عالم وکیل المسلمین مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں مرزا کے ارشادات عالیہ ہیں :-

"اس زمانہ کے مہذب ڈوم اور نقال بھی تھوڑا بہت حیا کو کام میں لاتے ہیں اور پشتوں کے سفلے بھی ایسا کمینگی اور شیخی سے بھرا ہوا تکبر زبان پر نہیں لاتے" [۱]

نیز :-

"پلید، بے حیا، سفلہ، گندی کارروائی، گندے اخلاق، نفرتی اور ناپاک شیوہ" [۲]

اور :-

"بٹالوی کو ایک چھوٹے درندہ کی طرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لیے چھوڑ دیا" [۳]

دیکھو ذرا سی شرم نے سب کچھ مٹا دیا
وہ آنکھ وہ نگاہ وہ چتون کہاں ہے اب ؟

۱۸۵۷ء کے مجاہدین آزادی کے بارہ میں کیا گل کھلائے ہیں

"ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ شروع کر دیا" [۴]

اور شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں غلام قادیاں گوہر فشاں ہے :-

"کفن فروش ۔ کتا" [۵]

---

۱ آسمانی فیصلہ ص ۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد

۲ ضیاء الحق ص ۱۳۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

۳ آسمانی فیصلہ ص ۱۴ مصنفہ " " " "

۴ ازالہ اوہام ص ۱۲۴ " " " " "

۵ اعجاز احمدی ص ۲۳ " " " " " "

"ابن ہوا۔ غدار" [۱] "ابوجہل" [۲]

ایک دفعہ متنبی قادیان نے شیخ الاسلام کی گرفت سے تنگ آکر انہیں چیلنج دے دیا کہ اگر وہ سچے ہیں تو قادیان آکر اس کی پیش گوئیوں کی پڑتال کریں اور ہر پیشگوئی کے غلط ہونے پر سو روپیہ انعام حاصل کریں۔ مرزا غلام احمد کا خیال تھا کہ مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ انگریز کے اس پردردہ کی غار میں آنا پسند نہیں فرمائیں گے اس لیے ساتھ ہی پیش گوئی جڑ دی:۔

"وہ قادیاں میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لیے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے" [۳]

اور اس پر اس قدر یقین اور اطمینان تھا کہ یہ بڑھکی ماردی کہ:۔

"یہ پیش گوئی ایک نشان ہے" [۴]

لیکن دوسری جانب بھی اسلامی حمیت وغیرت کا نشاں تھا۔ ادھر مرزا کی دھمکی آمیز پیشگوئی پہونچی ادھر جواب بھیج دیا:۔ "لو آرہا ہوں میں"

جب مولانا کا مکتوب "بارگاہِ صاحب تہذیبِ اخلاق" پیش ہوا تو دہانِ مبارک کھل گیا اور موتی برسنے لگے:۔

" خبیث، سور، کتا، بدذات، گوں خور، ہم اس (ثناء اللہ) کو کبھی (جلسۂ عام) میں نہ بولنے دیں گے، گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھائیں گے اور گندگی اس کے منہ میں ڈالیں گے۔" [۵]

؎ واہ کیا منہ سے پھول جھڑتے ہیں

ایک اور شریف آدمی کی تواضع یوں کی ہے:۔

" ملشی الہی بخش نے جھوٹے الزاموں کی نجاست سے اپنی کتاب .... کو ایسا بھر

---

۱ اعجاز احمدی ص ۴۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

۲ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

۳ اعجاز احمدی ص ۳۷ 〃 〃 〃 〃 〃

۴ ایضاً 〃 〃 〃 〃 〃

۵ بحوالہ الہامات مرزا از شیخ الاسلام ص ۱۲۲ حاشیہ۔

دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدرو گندگی کیچڑ سے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے[1]"

مشہور اہل سنت عالم اور پیر حضرت مہر علی شاہ گولڑوی مرحوم پر یوں نظر کرم ڈالی:۔

"کذاب، مزوّر، خبیث بچھو کی طرح نیش زن، اے گولڑہ کی زمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو، تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی"[2]

اور:۔

فرومایہ، کمینہ، گمراہی کے شیخ، دیو، بدبخت"[3]

اور ایک اور عالم دین مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو یوں اپنی نگہ ناز کا نشانہ بنایا:۔

"غول، لئیم، فاسق، شیطان، ملعون، نطفۂ سفہاء خبیث، مفسد، مزوّر، منحوس کنجری کا بیٹا"[4]

؎ اللہ اللہ خوش بیانی آپ کی

"پیغام صلح" کے مدیر صاحب! آپ نے مدیر "ترجمان الحدیث" کی دشمنی میں اپنے گھر کو بالکل ہی فراموش کر دیا۔ اگر اپنے "حضرت" کی "شستہ" اور "شگفتہ" زبان آپ کے سامنے ہوتی تو آپ کبھی ہمیں الزام دینے کی کوشش نہ کرتے لیکن وائے افسوس کہ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

آئیے اور ہمارے اس مضمون سے جسے آپ گالیوں سے بھرا ہوا قرار دیتے ہیں کوئی ایک گالی اپنے "مسیح موعود" کی ٹکر کی بتا دیجئے اور اگر مرزا محمود کی سیاہ کاریوں کے بارہ میں ذکر کردہ گواہیاں آپ کی نظر میں "دشنام" کی زد میں آتی ہیں تو حضور یہ تو آپ ہی کی فراہم کردہ ہیں ہماری حاصل کردہ تو نہیں ورنہ ہی ان میں سے ایک بھی گواہی ہمارے خانوادے کے کسی رکن کی ہے بلکہ ان سب کا تعلق آپ

---

[1] حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۲۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

[2] نزول المسیح ص ۷۵ " " " " "

[3] ایضاً ص ۷۶ [4] انجام آتھم ص ۲۸۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

ہی کے گھرانے سے ہے۔ عبدالرحمن مصری آپ ہی کے تو ہیں اور ان کا بیٹا بشیر احمد بھی اور حکیم نورالدین کے اخلاف بھی اور فخرالدین ملتانی کے فرزند بھی اور وہ سب بھی جن کو آج اللہ دتا مرزائی اپنی نستعلیق اور خالص "غلام احمدی" زبان میں "منافق مخرجین" اور "نابکار افتراء پرداز" قرار دے رہا ہے اور جن کی توثیق کھلے لیکن پیچیدہ الفاظ میں آپ بھی کر رہے ہیں کہ :۔

" جہاں تک اس مضمون کے اصل مخاطب مولوی اللہ دتہ مدیر "الفرقان" کا تعلق ہے وہی جو چاہیں اس کا جواب دیں ہم صرف اس قدر عرض کریں گے کہ جماعت احمدیہ کی بدنامی اور مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو گالیاں دلوانے کی ذمہ داری انہیں کے سابق خلیفہ میاں محمود احمد پر عائد ہوتی ہے جن کے کردار کے بارہ میں ان کے مریدین کی کئی ایسی شہادتیں اس مضمون میں نقل کی گئی ہیں " [۲]

بھلا یہ بات پر کہ " انہیں پڑھنے سے شرم وحیا مانع ہے "۔ تو حضور ! آپ کو گواہی دیتے اور دلواتے ہوئے تو شرم نہ آئی آج اسے ہمارے منہ سے سنتے ہوئے کیوں شرماتے ہیں جب آتی بھی کیا شرم !

آپ نے کی ہیں عبث شرم سے نیچی آنکھیں !
چھپ گئی یہ بھی ادا دل میں نظر کی صورت !

جناب محترم ! آپ کو اجازت ہے کہ ہمارے صرف نومبر والے مضمون ہی میں سے نہیں جتنے مضامین بھی آج تک ہمارے قلم سے نکلے ہیں ایک گالی بھی جناب مرزا اور اس کے اخلاف واولاد کی ٹکر کی نکال دکھلائیے ہم آپ کو منہ مانگا انعام دیں گے۔ آئیے لگے ہاتھوں ہم آپ کو آپ کے دوسرے اسلاف کے نمونے بھی دکھلا دیں۔ ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء کے قادیانی مرزائی پرچے "فاروق" میں آپکے اپنے یعنی لاہوری مرزائیوں کے خلاف ایک سلسلہ وار مضمون شائع ہوا۔ صرف ایک قسط میں آپ کے گروپ کے بارہ میں یہ "ارشادات عالیہ" صادر ہوئے :۔

" یہودیانہ قلابازیاں، ظلمت کے فرزند، زہریلے سانپ، خباثت، شرارت

---

[۱] حوالہ کے لیے دیکھئے الفرقان ربوہ شمارہ نمبر ۱۲ جلد ۲۰ بابت دسمبر ۷۰ء

[۲] " " " لاہوری مرزائی اخبار "پیغام صلح" شمارہ ۴۷ ج ۵۸ بابت ۲۵ نومبر ۱۹۷۰ء

اور رذالت کے مظہر، عباد الدنیا وقود النار، دنیا کے بندے جہنم کے ایندھن، کمینے، رزیل احمق، ردغلے (ماشاء اللہ!) نیمے دروں نیمے بروں، بدلگام، غدار، علی بابا چالیس چور، ہار ڈھائی ٹوٹرو، بھیگی بلی، کبوتر نما جانور، سڑے بسرے کھوسٹ، جھوٹے، دورخے، کبوتر نما جانور، نمک حرام، دھوکے باز، فریب کار" [1]

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

اور یہ بالکل وہی انداز ہے جو مرزا غلام احمد نے اپنے "مریدانِ باصفا" کو سکھلایا چنانچہ ایک آریہ سماجی دیانند پر اپنی پاکیزگی زبان و بیان کا اظہار ہوتا ہے:-

"درحقیقت یہ شخص سیاہ دل، جاہل، ناحق شناس، ظالم پنڈت، نالائق، یاوہ گو، بدزبان، پرلے درجہ کا متکبر، ریاکار، خود بیں، نفسانی اغراض سے بھرا ہوا، خبیث مادہ، سخت کلام، خشک دماغ موٹی سمجھ کا نااہل آدمی ہے" [2]

اور:-

"کنجر ولد الزنا جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر شرم بھی باقی نہیں رہی" [3]

پناہ بخدا یہ کسی مجدد یا نبی کی زبان ہے؟ توبہ!

قادیاں ہے چشمۂ آبِ حمیم!
باپ پانی تھے تو بیٹے بھاپ ہیں

اور لگے ہاتھوں بیٹے کی خوش کلامی کا نمونہ بھی دیکھ لیجئے۔ حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے بارہ میں ہرزہ سرا ہے:-

---

[1] مرزائی اخبار "فاروق" قادیان ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء
[2] ص ۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی
[3] شحنۂ حق ص ۴۰ 〃 〃 〃 〃 〃

"اگر محمد حسین بٹالوی کے والد کو معلوم ہوتا کہ اس کے نطفہ سے ایسا ابوجہل پیدا ہوگا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا۔" [1]

بالکل وہی اپنے والد کا انداز اور اسلوب :-

"عبد الحق (حضرت مولانا عبد الحق غزنویؒ) نے اشتہار دیا تھا کہ اس کے گھر لڑکا ہوگا (قطعاً جھوٹ جسے مرزائی آج تک ثابت نہیں کر سکے) وہ لڑکا کہاں گیا کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پاگیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔" [2]

اور :-

"جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے ......

حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔" [3]

اور یہ نجس گالی تو مرزا کی زبان پر اس طرح چڑھی ہوئی تھی کہ اس کے استعمال اور تکرار سے سیر ہی نہیں ہوتا چنانچہ آریوں کو کہتا ہے :

"ایسے ایسے حرام زادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں۔" [4]

اسی بنا پر ظفر الملت ضیغم اسلام مولانا ظفر علی خانؒ نے کہا تھا۔

جو بات بات میں تم کو حرام زادہ کہے !
ہر ایسے سفلۂ بد اصل و بد زباں سے بچو
خدا نے تم کو بصیرت اگر عطا کی ہے۔
تو قادیانیوں کے تیر بے کماں سے بچو۔

اور یہ سب کچھ اس ادعا کے باوجود ہے :-

---

[1] خطبہ مرزا محمود خلف ـــــ مرزا غلام احمد قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲ نومبر ۱۹۲۲ء

[2] ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

[3] انوار الاسلام ص ۳۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

[4] آریہ دھرم ص ۵۴ " " " "

"میں سچ سچ کہتا ہوں جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے" لہ

نامعلوم مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد کی مذکورہ بالا گالیاں "دشنام" کی تعریف میں بھی آتی ہیں یا نہیں؟

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ذرا اور اپنے مسیح موعود کی زبان ملاحظہ کریں شاید آپ کو اس بارہ میں متنبی قادیان کی بے نظیر اور بے مثال جولانی طبع اور روانی دشنام کا یقین ہو جائے۔ ارشاد ہے۔

"کنجریوں کے بچوں کے بغیر جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے باقی سب میری نبوت پر ایمان لا چکے ہیں اور میرے دشمن جنگلوں کے سور بن گئے ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے آگے بڑھ گئیں" ۲ہ

اور:-

"بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں، دنیا میں سب جانوروں سے زیادہ پلید خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں۔ اے مردار خور مولویو! اور گندی روحو!، اے بدذات فرقہ مولویاں" ۳ہ

اور:-

"اے شریر مولویو! اور ان کے چیلو اور غزنی کے ناپاک سکھو" ۴ہ

نیز:-

"بعض کتوں کی طرح، بعض بھیڑیوں کی طرح، بعض سوروں کی طرح اور بعض سانپوں کی طرح ڈنگ مارتے ہیں" ۵ہ

لہ ازالہ اوہام ص ۸ ج ۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی
۲ہ نجم الہدیٰ ص ۱۰ " " " " "
۳ہ انجام آتھم ضمیمہ و حاشیہ ص ۲۱ " " " " "
۴ہ تریاق القلوب ص ۳۲ " " " " "
۵ہ خطبہ الہامیہ ص ۱۵ " " " " "

اور ملاحظہ کیجئے:۔

"حسنِ بیان اور حسنِ ادا، کنجر ولد الزنا جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر شرم بھی باقی نہیں رہی" ۱؎

اور گالی مرزا کی طبیعت کا اس طرح جزو اور حصہ بن گئی ہے کہ وہ اس کے بغیر بات بھی نہیں کر سکتا حتیٰ کہ بارگاہِ صمدانی میں بھی اپنی دریدہ دہنی سے باز نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں کے مسلّمہ عقیدے سے کہ اب وحی رسالت ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گئی ہے، پر طعن توڑتے ہوئے کہتا ہے:۔

"کوئی عقل مند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر اس کے بعد سوال ہو گا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی" (عیاذاً باللہ) ۲؎

دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ ستم گر
کچھ تجھ کو مزا بھی مرے آزار میں آوے

اور یہی دشنام دہی کی عادت تھی جس نے ۸؍ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں گورداس پور کی عدالت کو اس بات کے کہنے پر مجبور کر دیا کہ:

"ملزم نمبر ۱ (مرزا غلام احمد قادیانی) اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال دہ تحریرات اپنے مخالفوں کے برخلاف لکھا کرتا ہے۔ اگر اس کے میلانِ طبع کو نہ روکا گیا تو غالباً امنِ عامہ میں نقص پیدا ہو گا" ۳؎

اور اس سے پیشتر ۲۴؍ اگست ۱۸۹۷ء کو ڈپٹی کمشنر مسٹر ڈگلس اور ۱۸۹۹ء میں مجسٹریٹ مسٹر ڈوئی اس سے اقرار نامہ لے چکے تھے کہ وہ آئندہ کسی کے خلاف گندی زبان استعمال نہیں کرے گا چنانچہ مسٹر ڈگلس نے اپنے فیصلہ میں لکھا:۔

مرزا غلام احمد کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ جو تحریرات عدالت میں پیش کی گئی ہیں ان سے

۱؎ شحنۂ حق ص ۶۰ ۲؎ ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۱۴۵ از مرزا غلام احمد۔

۳؎ روئیداد مقدمہ مرتبہ مولوی کرم الدین جہلمی، ص ۱۶۰ بحوالہ محمدی پاکٹ بک ص ۱۹۱

واضح ہوتا ہے کہ وہ (مرزا) فتنۂ انگریز ہے" لہ

اور اس کا اعتراف خود مرزا کو بھی ہے کہ وہ کہتا ہے:۔

"ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کر لیا ہے کہ آئندہ ہم سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے" لہ

لیکن باوجود ان عدالتی تنبیہات اور قول و قرار کے مرزا غلام احمد مجبوراً یہ کہتے ہوا دوبارہ اسی "شیرینی گفتار" پر اُتر آتا کہ بہ

چھٹتی نہیں یہ کافر منہ کو لگی ہوئی

نہ جانے مدیر "پیغام صلح" کو کیا سوجھی کہ اس نے اپنے شیش محل میں بیٹھے بٹھائے اپنے امام کی "عظمت" کا انکار کر کے ہم پر پتھر پھینکنے شروع کر دیے۔ شاید انہیں اس بات نے دلیر کر دیا ہو کہ مدیر "ترجمان الحدیث" ملکی سیاسیات کے بکھیڑوں میں الجھنے کے باعث ادھر توجہ نہ دے سکے گا اور اسی وجہ سے وہ ایام گزشتہ میں ہم پر مشق ناز فرماتے رہے۔ لیکن بقول غالب:۔

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار!
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا!

منشی جی! ہم کسی کو گالی دینے کے عادی نہیں اور گالی دینا گناہ سمجھتے ہیں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ گالی دینے والے کا احترام بھی ہمارے نزدیک گناہ سے کم نہیں۔ مرزا غلام احمد کے لیے اسی لیے ہمارے قلم سے احترام کا کوئی لفظ نہیں نکلتا کہ اس "مردِ شریف" سے کسی شخص کی عزت محفوظ نہیں رہی۔ ایک عام آدمی سے لے کر علماء فقہاء، ائمہ محدثین اور صحابہ کرام (علیہم الرضوان) اور انبیاء عظام (علیہم السلام) تک اس کی دریدہ دہنی سے نہیں بچ سکے۔ اسی لیے ہم مرزا غلام احمد کی مزعومہ نبوت اور امامت تو درکنار اس کی شرافت تک کے قائل نہیں ہو سکے کیونکہ خود اس کے اپنے الفاظ میں:۔

یہ بات نہایت قابل شرم ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں

لہ بحوالہ روئیداد مقدمہ ص ۴۴، ص ۱۶۰

لہ دیباچہ کتاب البریہ ص ۱۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زماں کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح بھی امام زماں نہیں ہو سکتا۔" [1]

اور اسی معیار پر جب ہم مرزا کو پرکھتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ نہ صرف تمام اخلاق رذیلہ اس میں پائے جاتے ہیں بلکہ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے اور آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔

ذرا دیکھئے تو سہی کہ اپنی کتاب نور الحق میں ص۱۱۸ سے لے کر ص۱۲۲ تک پورے چار صفحات ایک ہی حرف سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ ہے اپنے مخالفین پر لعنت، لعنت، لعنت، لعنت لعنت اور لعنت [2] استغفر اللہ اللہ کے بندے آتنی بھی کیا جھاگ کہ پورے چار صفحوں کا ستیاناس کر دیا۔

اسی طرح اپنی کتاب شحنۂ حق میں پوری دس سطریں مسلسل لفظ لعنت کے تکرار سے پُر ہیں [3]

بھرم کھل جائے ظالم ترے قامت کی درازی کا
اگر اس طرۂ پر پیچ و خم کا پیچ و خم نکلے ! !

اور:- ؎
اگر لکھوائے کوئی اس کو خط تو ہم سے لکھوا دے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے

اب آپ ہی بتلائیے کہ ایسے آدمی کا احترام کون کرے؟ وگرنہ ہماری آپ سے کئی دفعہ بحث ہوئی ہم مذہب میں متشرعین کی دوری کے باوصف کبھی آپ کی بجائے تم پر نہیں اترے الایہ کہ آپ بھی اپنے اسلاف کے اتباع میں اپنے امام کی سطح پر اتر آئیں تو مجبوراً ہم کو بھی یہ کہتے ہوئے قلم کو جنبش دینی پڑتی ہو ؎

غیر لیں محفل میں بوسے جام کے
ہم رہیں یوں تشنہ لب پیغام کے

---

[1] ضرورۃ الامام ص ۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

[2] حوالہ کے لیے دیکھئے نور الحق ص ۱۱۸ تا ص ۱۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

سرکار! امید ہے کہ اب آپ کی تسلی ہوگئی ہوگی کہ دشنام طرازی میں یدطولیٰ مدیر ترجمان الحدیث نہیں بلکہ آپ کے امام واسلاف رکھتے ہیں۔ آخر میں اپنے "مجدد" کی "زبان مبارک" سے دو گالیاں اور سن لیجئے تاکہ آپ کو علم ہوجائے کہ جس کی امامت کی آپ نے دھوم اور شریعت کا شور مچا رکھا ہے وہ "اخلاق عالیہ" کے کس مقام بلند پر فائز ہے اور آپ کو احساس ہوجائے کہ دوسرے پر وار کرنے سے پہلے اپنے گھر کو ضرور دیکھ لینا چاہیے۔ مرزا غلام احمد اپنے برتن کا ڈھکنا اٹھاتا ہے۔ مرزا نے کہا تھا۔

"مگر بقول شخصے ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے" [1]

کل [2] مسلم یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریة البغایا [3]

(کہ تمام مسلمانوں نے مجھے مان لیا اور میری دعوت کی تصدیق کردی مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا)

اور — اے (سعد اللہ) کنجری کے بیٹے اگر تو ذلت کی موت نہ مرا تو میں سچا نہیں۔ [4]

عشق میں تیرے فلنہ گر رنج اٹھائے اس قدر
تکیہ کلام ہے مرا کوئی کرے وفا عبث

اسی پر عیسائیوں نے مرزا کے بارہ میں یہ شعر کہا تھا ؎

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی [5]

ویسے اگر مدیر "پیغام صلح" غصہ کو اور عداوت و مخالفت کو ایک طرف رکھ کر چپکے سے مری بات سنیں تو انہیں کہوں۔

---

[1] چشمۂ معرفت ص ا مصنفہ مرزا غلام احمد۔

[2] اس ایک سطر کی عربی عبارت میں جو غلطیاں ہیں وہ مرزا غلام کی عربی دانی اور جہالت علمی پر شاہد عدل ہیں۔ حیرانگی ہے کہ بایں ہے بضاعتی و بے علمی، علم وحکمت کا وہ بخرہ [3] آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۷، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی [4] (ترجمہ) انجام آتھم ص ۲۸۲

[5] بحوالہ الہامات مرزا ص ۳۰، ۳۱

"بدزبانی کرنا اور اپنے مخالفانہ جوش کو انتہا تک پہنچانا۔ کیا اس عادت کو خدا پسند کرتا ہے۔ یا اس کو شیوہ شرفا کہہ سکتے ہیں" [۱] ؟

اور :۔ "لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان (لعنت کرنے والا) نہیں ہوتا" [۲] ؟

اور :۔ "جو امام زماں کہلا کر کچھ ایسی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح بھی امام زماں نہیں ہو سکتا" [۳] ؟

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں۔

---

۱ آسمانی فیصلہ ص ۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی
۲ ازالہ اوہام ص ۶۶۰ " " " "
۳ ضرورۃ الامام ص ۸ " " " "